# لفیف

۷۸ : ۱ پیراگراف ۷ : ۶۴ میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس فعل کے مادہ میں دو جگہ حرف علت آجائیں اسے لفیف کہتے ہیں۔ اگر حروف علت "فا" کلمہ اور "لام" کلمہ کی جگہ آئیں تو ان کے درمیان میں یعنی عین کلمہ کی جگہ کوئی حرف صحیح ہو گا تو ایسے فعل کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَقٰی (وَقَیَ) = بچانا۔ لیکن اگر حروف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوں تو ایسے فعل کو لفیف مقرون کہتے ہیں جیسے رَوٰی (رَوَیَ) = روایت کرنا۔

۷۸ : ۲ اب یہ بات بھی ذہن میں واضح کرلیں کہ لفیف مفروق = مثال + ناقص ہے۔ اس لئے کہ فاکلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے وہ مثال ہوتا ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے وہ ناقص بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح سے لفیف مقرون = اجوف + ناقص ہے۔ یعنی عین کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے وہ اجوف ہے اور لام کلمہ پر حرف علت ہونے کی وجہ سے وہ ناقص بھی ہے۔

۷۸ : ۳ لفیف مفروق اور لفیف مقرون میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے لئے کسی نئے قاعدہ کو سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، صرف یہ اصول یاد کرلیں کہ لفیف مفروق پر مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کا اطلاق ہو گا یعنی اس کے فاکلمہ کا حرف علت مثال کے قواعد کے تحت اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہو گا۔ جبکہ لفیف مقرون پر اجوف کے قواعد کا اطلاق نہیں ہو گا بلکہ صرف ناقص کے قواعد کا اطلاق ہو گا۔ یعنی اس کے عین کلمہ کا حرف علت تبدیل نہیں ہو گا اور لام کلمہ کا حرف علت ناقص کے قواعد کے تحت تبدیل ہو گا۔ اس اصول کے ساتھ ساتھ لفیف مادوں کے متعلق کچھ وضاحتیں بھی ذہن نشین کرلیں تو ان کو سمجھنے اور استعمال کرنے میں آپ کو کافی مدد مل جائے گی۔

۷۸ : ۴ اوپر آپ کو بتایا گیا ہے کہ لفیف مفروق وہ ہوتا ہے جس کے فاکلمہ اور لام

کلمہ پر حرف علت آئے۔ اب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ لفیف مفروق میں فاکلمہ پر ہمیشہ "و" اور لام کلمہ پر "ی" آتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ فاکلمہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" آئے۔ البتہ "ی د ی" مادہ ایک استثناء ہے جس سے لفظ یَدٌ (ہاتھ) ماخوذ ہے۔

۵ : ۸۷ لفیف مفروق مجرد کے باب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے جبکہ باب حَسِبَ سے بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے فاکلمہ کی "و" پر مثال کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ یعنی باب ضَرَبَ اور حَسِبَ کے مضارع سے "و" گر جاتی ہے مگر باب سَمِعَ کے مضارع میں بر قرار رہتی ہے جبکہ تینوں ابواب کے لام کلمہ پر ناقص کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے باب ضَرَبَ میں وَقَیَ یَوْقِیُ سے وَقٰی یَقِیْ' باب حَسِبَ میں وَلِیَ یَوْلِیُ سے وَلِیَ یَلِیْ (قریب ہونا) اور باب سَمِعَ میں وَهِیَ یَوْهَیُ سے وَهِیَ یَوْهٰی ہو جائے گا۔

۶ : ۸۷ لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے قواعد کے اطلاق کا ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کے امر حاضر کے پہلے صیغے میں فعل کا صرف عین کلمہ باقی بچتا ہے۔ مثلاً وَقٰی یَقِیْ سے مضارع یَوْقِیُ کی بجائے یَقِیْ استعمال ہوتا ہے۔ اس سے فعل امر بنانے کے لئے علامت مضارع گراتے ہیں تو قِیْ باقی بچتا ہے۔ پھر جب لام کلمہ "یْ" کو مجزوم کرتے ہیں تو وہ بھی گر جاتی ہے۔ اس طرح فعل امر "قِ" (تو بچا) استعمال ہوتا ہے۔

۷ : ۸۷ اوپر آپ کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لفیف مقرون وہ ہوتا ہے جس میں حروف علت باہم قرین یعنی ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ عام طور پر کسی مادے کے عین اور لام کلمہ پر حروف علت یکجا ہوتے ہیں۔ فا اور عین کلمہ پر ان کے یکجا ہونے والے مادے بہت کم ہیں۔ اور جو چند ایک ایسے مادے ہیں بھی تو عموماً ان سے کوئی فعل استعمال نہیں ہوتا۔ مثلاً قرآن کریم میں ایسے مادے دو لفظوں "وَیْلٌ" (خرابی۔ تباہی وغیرہ) اور یَوْمٌ (دن) میں آئے ہیں۔ اگرچہ عربی ڈکشنریوں میں ان دونوں مادوں سے ایک آدھ فعل میں بھی مذکور ہوا ہے لیکن قرآن کریم میں ان سے ماخوذ کوئی صیغہ فعل

کہیں وارد نہیں ہوا۔ لہٰذا عربی گرامر میں جب لفیف مقرون کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے مراد وہی مادہ ہوتا ہے جس میں عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں حرف علت ہوں۔

۸ : ۸۷ لفیف مقرون میں عین کلمہ پر "و" اور لام کلمہ پر "ی" ہی ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ عین کلمہ پر "ی" اور لام کلمہ پر "و" ہو اور یہ مجرد کے صرف دو ابواب ضَرَبَ اور سَمِعَ سے آتا ہے۔ دونوں ابواب میں عین کلمہ کی "و" تبدیل نہیں ہوتی جبکہ لام کلمہ کی "ی" میں قواعد کے مطابق تبدیلی آتی ہے۔ مثلاً ضَرَبَ میں غَوَیَ یَغْوِیُ سے غَوٰی یَغْوِیْ (بھک جانا) اور سَمِعَ میں سَوِیَ یَسْوَیُ سے سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) ہو جائے گا۔

۹ : ۸۷ بعض دفعہ لفیف مقرون مضاعف بھی ہوتا ہے یعنی عین کلمہ اور لام کلمہ دونوں "و" یا دونوں "ی" ہوتے ہیں مثلاً ج و و جس کا اسم اَلْجَوُّ (زمین اور آسمانوں کی درمیانی فضا) قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح ح ی ی اور ع ی ی بھی قرآن کریم میں آئے ہیں۔ ایسی صورت میں مثلین کا ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں یعنی حَیِیَ یَحْیَیُ سے حَیِیَ یَحْیٰی (زندہ ہونا / رہنا) بھی درست ہے اور حَیَّ یَحَیُّ بھی درست ہے۔ اسی طرح عَیِیَ یَعْیَیُ سے عَیِیَ یَعْیٰی (تھک کر رہ جانا ' عاجز ہونا) اور عَیَّ یَعَیُّ دونوں درست ہیں۔

## ذخیرۂ الفاظ

| | |
|---|---|
| س و ی (س) سَوِیَ = برابر ہونا' درست ہونا | وق ی (ض) وِقَایَۃً = بچانا |
| (تفعیل) = نوک پلک درست کرنا | (افتعال) = بچنا' پرہیز کرنا |
| (افتعال) = برابر ہونا | تَقْوٰی = اللہ کے ناراض ہونے کا خوف |
| اِسْتَوٰی عَلٰی = کسی چیز پر متمکن ہونا' غالب آنا | ھ و ی (س) ھَوًی = چاہنا' پسند کرنا |
| اِسْتَوٰی اِلٰی = متوجہ ہونا' قصد و ارادہ کرنا | (ض) ھَوِیًّا = تیزی سے نیچے اترنا |
| و ف ی (ض) وَفَاءً = نذر یا وعدہ پورا کرنا | اَلْھَوَاءُ = فضا' ہوا |
| (افعال) = وعدہ پورا کرنا | اَلْھَوٰی = خواہش' عشق |
| (تفعیل) = حق پورا دینا | ء ذ ی (س) اَذًی = تکلیف پہنچنا |
| (تفعل) = حق پورا لینا' موت دینا | (افعال) = تکلیف پہنچانا |
| ح ی ی (س) حَیَاۃً = زندہ رہنا | ل ح ق (س) لَحْقًا = کسی سے جاملنا |
| حَیَاءً = شرمانا' حیا کرنا | (افعال) = کسی کو کسی سے ملا دینا |
| (افعال) = زندہ کرنا' زندگی دینا | |
| (تفعیل) = درازی عمر کی دعا دینا' سلام کرنا | |
| (استفعال) = شرم کرنا' باز رہنا | |
| حَیَّ = متوجہ ہو' جلدی کرو | |

## مشق نمبر ۷۶ (الف)

مندرجہ ذیل مادوں سے ان کے سامنے دیئے گئے ابواب میں اصلی اور تبدیل شدہ شکل میں صرف صغیر کریں۔

(i) وق ی۔ ضرب' افتعال (ii) و ف ی۔ افعال' تفعیل' تفعل

(iii) س و ی۔ تفعیل' افتعال (iv) ح ی ی۔ سمع' افعال' استفعال

## مشق نمبر ۷۶ (ب)

مندرجہ ذیل اسماء و افعال کی قسم' مادہ' باب اور صیغہ بتائیں۔

(۱) اِسْتَوٰی (۲) سَوّٰی (۳) یَسْتَوِیْ (۴) سَوَّیْتُ (۵) اَوْفُوْا

(۶) اُوْفِيْ (۷) اَوْفٰى (۸) نُوَفِّيْ (۹) تَوَفَّ (۱۰) تُوَفِّى (۱۱) وَفِّى
(۱۲) يَتَوَفّٰى (۱۳) يُحْيِيْ (۱۴) اُحْيِيْ (۱۵) حُيِّيْتُمْ (۱۶) تَحِيَّةٌ (۱۷) حَيُّوْا
(۱۸) يَحْيٰى (۱۹) اَحْيٰى (۲۰) يَسْتَحْيِيْ (۲۱) نَحْيَا (۲۲) اِتَّقٰى (۲۳) مُتَّقُوْنَ
(۲۴) قِ (۲۵) وَاقٍ (۲۶) اِنْ تَتَّقُوْا (۲۷) قُوْا (۲۸) تَقِيْ (۲۹) وَقٰى (۳۰)
تَهْوٰى (۳۱) تَهْوِيْ

## مشق نمبر ۶۷ (ج)

مندرجہ ذیل عبارتوں کا ترجمہ کریں۔

(۱) سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ (۲) هُوَالَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَافِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ (۳) اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (۴) اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ قَالَ اَنَا اُحْيِيْ وَاُمِيْتُ (۵) اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ (۶) مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (۷) سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (۹) كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُهُمْ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ (۱۰) قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (۱۱) اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (۱۲) وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ (۱۳) ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ (۱۴) تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۱۵) مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ (۱۶) فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ (۱۷) وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ (۱۸) وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰهُ حِسَابَهٗ (۱۹) قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ (۲۰) اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِيْ مِنْكُمْ (۲۱) وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (۲۲) قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (۲۳) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى (۲۵) فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ۔